عمل مدام ـــــ ذکر دوام

مولانا
محمد منشاء کاشف
فیصل آباد

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمان الرحیم ○ قال اللہ تعالی فی القرآن المجید۔ یا ایھا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا و سبحوہ بکرۃ و اصیلا ○ (الاحزاب ۴۱۔ ۴۲)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو (دل و زبان سے) اللہ کو خوب یاد کرو اور (خاص کر) صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے:

واذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفۃ (الاعراف ۲۰۵)

ترجمہ :۔ اپنے رب کا ذکر کرو جی میں (یعنی دل سے) گڑگڑا کر اور خوف کی کیفیت کے ساتھ۔

بعض آیات میں اللہ کو بھولنے اور یاد سے غافل ہونے سے شدت کے ساتھ منع فرمایا گیا ہے یہ بھی ذکر اللہ کی تاکید ہی کا ایک عنوان ہے۔ مثلا ارشاد ہے۔

و لا تکن من الغافلین۔ (اعراف ۲۰۵)

ترجمہ :۔ اور نہ ہو تم غفلت والوں میں سے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساھم انفسھم۔ (الحشر ۱۹)

ترجمہ :۔ اور تم ان میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر (اسکی پاداش میں) اللہ نے ان کو انکے نفس بھلا دیئے (اور خدا فراموشی کے نتیجہ میں وہ خود فراموش ہو گئے) بعض آیات میں فرمایا گیا ہے کہ فلاح اور کامیابی اللہ کے ذکر کی کثرت کے ساتھ وابستہ ہے۔ ارشاد ہے :

واذکروا اللہ کثیر لعلکم تفلحون۔ (سورۃ الجمعہ ۱۰)

ترجمہ :۔ اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو پھر تم فلاح و کامیابی کی امید کر سکتے ہو۔ بعض آیات میں حق تعالیٰ کی طرف سے اہل ذکر کی تعریف کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ذکر کے صلہ میں ان کے ساتھ رحمت و مغفرت کا خاص معاملہ کیا جائے گا اور ان کو اجر عظیم سے نوازا جائے گا۔ چنانچہ سورہ احزاب میں ایمان والے بندوں اور بندیوں کے چند دوسرے ایمانی اوصاف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا گیا ہے۔

و الذاکرین اللہ کثیرا و الذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ و اجر عظیما۔

ترجمہ :۔ اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے اس کے بندے اور اس کی بندیاں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں اور بندیوں کیلئے تیار کر رکھی ہے۔ خاص بخشش اور عظیم ثواب۔ اسی طرح بعض آیات میں آگاہی دی گئی ہے کہ جو لوگ دنیا کی بہاروں اور لذتوں میں منہمک اور مست ہو کر اللہ کی یاد سے غافل ہو جائیں گے وہ ناکام اور نامراد رہیں گے۔ مثلا سورہ منافقون میں ارشاد فرمایا گیا ہے :

یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ و من یفعل ذلک فاولٰئک ھم الخاسرون۝

ترجمہ :۔ اے ایمان والو ! تمہاری دولت اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردے اور جو لوگ اس غفلت میں مبتلا ہوں گے وہ بڑے گھاٹے اور نقصان میں رہیں گے۔

دانش مند اور صاحب بصیرت بندے وہی ہیں جو ذکر اللہ سے غافل نہیں ہوتے جس کا لازمی مفہوم یہ ہے کہ جو ذکر اللہ سے غافل ہوں وہ عقل و بصیرت سے محروم ہیں۔ سورہ آل عمران کے آخری رکوع میں ارشاد فرمایا گیا۔

ان فی خلق السمٰوٰت و الارض واختلاف اللیل والنھار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبھم۔

ترجمہ :۔ یقیناً زمین و آسمان کی تخلیق میں اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں کھلی نشانیاں ہیں ان ارباب دانش کے لئے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹنے کی حالت میں بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں (اور اس سے غافل نہیں ہوتے)

اور مناسک حج کے بارے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

انما جعل الطواف بالبیت و السعی بین الصفا و المروۃ و رمی الجمار لاقامۃ ذکر اللہ۔

ترجمہ :۔ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی یہ سب چیزیں ذکر اللہ ہی کے لئے مقرر ہوئی ہیں۔

اور جہاد کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے :

یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا و اذکرو اللہ لعلکم تفلحون۔

ترجمہ :۔ اے ایمان والو ! جب تمہاری مڈبھیڑ کسی دشمن فوج سے ہو تو ثابت قدم رہو (اور قدم جما کر جنگ کرو) اور اللہ کا ذکر کرو امید ہے کہ تم فلاح یاب ہو گے۔ (انفال ۴۵)

اور ایک حدیث قدسی میں ہے :

ان عبدی کل عبدی الذی یذکرنی و ھو ملاق قرنہ۔

ترجمہ :۔ میرا بندہ مکمل بندہ وہ ہے جو اپنے حریف مقابل سے جنگ کے وقت بھی مجھے یاد کرتا ہے۔

اور نماز کے بارے میں فرمایا :

اقم الصلوۃ لذکری۔ (طہ ۱۴)

ترجمہ :۔ میری یاد کے لئے میری نماز قائم کرو۔

قرآن و حدیث کے ان نصوص سے ظاہر ہے کہ نماز سے لے کر جہاد تک تمام اعمال صالحہ کی روح اور جان ذکر اللہ ہے اور یہی ذکر اور دل و زبان سے اللہ کی وہ پروانہ ولایت ہے کہ جس کو عطا ہو گیا وہ واصل ہو گیا اور جس کو عطا

نہیں ہوا وہ دور اور مہجور رہا یہ ذکر اللہ والوں کے قلوب کی غذا اور ذریعہ حیات ہے اگر وہ ان کو نہ ملے تو جسم ان کے قلوب کے لئے قبور بن جائیں اور ذکر ہی سے دلوں کی آبادی ہے اگر دلوں دنیا اس سے خالی ہو جائے تو بالکل ویرانہ ہو کر رہ جائے اور ذکر ہی ان کا وہ ہتھیار ہے جس سے وہ روحانیت کے رہزنوں سے جنگ کرتے ہیں اور یہی ان کے لئے ٹھنڈا پانی ہے جس سے وہ اپنے باطن کی آگ بجھاتے ہیں اور وہی ان کی بیماری کی وہ دوا ہے کہ اگر ان کو نہ ملے تو ان کے دل گرنے لگیں اور وہی وسیلہ ربط ہے ان کے اور ان کے علام الغیوب رب کے درمیان ۔۔۔۔۔ کیا خوب کہا گیا ہے ۔

اذا مرضنا تداوینا بذکر کم
فنتروک الذکر احیانا فننتکس

جب ہم بیمار پڑ جاتے ہیں تو تمہاری یاد سے اپنا علاج کرتے ہیں اور جب کسی وقت یاد سے غافل ہو جائیں تو مرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالی نے جس طرح بینا آنکھوں کی روشنی اور بینائی سے منور کیا ہے اسی طرح ذکر کرنے والی زبانوں کو ذکر سے مزین فرمایا ہے۔ اسی طرح اللہ کی یاد سے غافل زبان اس آنکھ کی طرح ہے جو بینائی سے محروم ہے اور اس کان کی طرح ہے جو شنوائی کی صلاحیت کھو چکا ہے اور اس ہاتھ کی طرح ہے جو مفلوج ہو کر بیکار ہو گیا ہے۔

ذکر اللہ ہی وہ راستہ اور دروازہ ہے جو حق جل جلالہ اور اس کے بندے کے درمیان کھلا ہوا ہے اور اس سے بندہ اس کی بارگاہ عالی تک پہنچ سکتا ہے اور جب بندہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو یہ دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے ۔

فنسیان الذکر الله موت قلوبهم
و اجسامهم قبل القبور قبور

ترجمہ :۔ اللہ کی یاد سے غافل ہوجانا اور فراموش کردینا ان کے قلوب کی موت

ہے اور ان کے جسم زمین والی قبروں سے پہلے ان کے مردہ دلوں کی قبریں ہیں۔

و لردحهم فی وحشة من جسومهم
و لیس لهم حتی النشور نشور

ترجمہ :۔ اور ان کی روحیں سخت وحشت میں ہیں ان کے جسموں سے اور ان کے لئے قیامت اور حشر سے پہلے زندگی نہیں۔

(ملخصا من کلام الشیخ ابن القیمؒ فی مدارج السالکین)

اور حدیث میں ہے :

و عن عبد الله بن بسر رضی اللہ عنہ ان رجلا قال یا رسول الله ان شرائع الاسلام قد کثرت فاخبرنی بشئی اتشبث به قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر الله۔ (رواہ ترمذی)

ترجمہ :۔ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی مجھ پر اسلام کے بہت سے احکام ہیں مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جسے حرز جاں بنا لوں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کرو کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہی رہے۔

سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ عبد اللہ نام اور صفوان کنیت ہے۔ آپ انصار میں مازنی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کا پورا گھرانہ آپ کے والدین اور بہن بھائی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جریر بن عثمان اور حسان بن نوح نے آپؓ سے روایات بیان کیں ہیں۔ آپؓ نے ۸۸ھ میں بمقام حمص میں وفات پائی۔ انا للّٰہ و انا الیه راجعون (الریاض المستطابه)

لغت :۔ اتشبث' اتشبث بالشئی' اتعلق به (مختار الصحاح الامام الرازی)

یعنی شبث کے معنی کسی چیز کے ساتھ چمٹ جانا اور لو لگانا ہے۔

رطبا :۔ قال الطبی' رطوبة اللسان عبارة عن سهولة جریانه کما ان یبسه

عبارة عن صده' ثم ان جريان اللسان عبارة عن مداومة الذكر' فهو من اسلوب قوله تعالى ولا تموتن الا و انتم مسلمون۔

(حاشیہ ریاض الصالحین)

حضرت طیبیؒ فرماتے ہیں "زبان کی تری سے مراد اس کا جاری و ساری رہنا اور جیسا کہ زبان کی خشکی کے معنی اس کا بند ہو جانا اور رک جانا ہے پھر زبان کا جاری رہنا دوام ذکر سے عبادت ہے۔ گویا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ذکر میں ہیشگی اور دوام ظاہر کرتا ہے جیسا کہ اللہ سبحان و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر تم مسلمان ہو۔ یعنی ہر وقت اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کئے رکھو اور اسی حال میں موت آ جائے۔

تشریح :۔ اللہ کی یاد روح کی غذا ہے۔ جس طرح جسم کو غذا نہ ملے تو وہ نحیف ہو جاتا ہے' کمزور ہو جاتا ہے یہاں تک کہ جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح روح کو خوراک میسر نہ ہو تو وہ بھی مردہ ہو جاتی ہے' افسردہ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ انسان حقیقی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اس حقیقت کو لسان نبوت ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

مثل الذی یذکر ربه و الذی لا یذکر مثل الحی و المیت۔

(بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اس شخص کی سی ہے جس میں زندگی کے آثار نمایاں ہیں اور اس شخص کی مثال جو یاد الٰہی سے غافل ہے ایسی ہے جیسے کہ کوئی میت

جیسا کہ قرآن حکیم میں سورہ منافقون میں پہلے ذکر کیا ہے اسی حقیقت کو اجاگر کیا ہے۔ مومن کے قلب کی ٹھنڈک' دل کا اطمینان روح کی بالیدگی اور زندگی کی نمو ذکر اللہ ہی میں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :

الذین آمنوا و تطمئن قلوبهم' بذکر الله الا بذکر الله تطمئن القلوب۔

(الرعد)

ترجمہ :۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور چین پاتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے، یاد رکھو اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو چین نصیب ہوتا ہے۔ جسے اللہ کی رحمت کی جستجو ہے اسے لازم ہے کہ رب تعالی کے ذکر و شکر سے اپنی زبان کو تر رکھے۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے :۔

فاذکرونی اذکرکم و اشکرولی ولا تکفرون۔ (البقرہ)

ترجمہ :۔ سو تم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں گا تم کو اور احسان مانو میرا اور ناشکری مت کرو۔

اس آیت کی روشنی میں اس حدیث پر غور کرو۔

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالی یقول انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاہ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں جب اس کے دونوں ہونٹ ہلتے ہیں تو اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

اللہ تعالی کا اپنے بندہ کو یاد کرنا اور بندہ کا رب تعالی کی معیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اسے اپنی حفاظت و نگرانی میں لے لیتا ہے اور برائی و نافرمانی سے بچاکر صراط مستقیم پر اسے گامزن رکھتا ہے۔ اللہ اکبر! انسان کے لئے یہ کتنی بڑی سعادت ہے اللہ کے نیک بندے اپنے مولی آقا کی اس رحمت و سعادت سے کبھی محروم نہیں رہتے وہ ہروقت اور ہر آن رب کائنات کے ذکر سے رطب اللسان رہتے ہیں، سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، یہاں تک کہ اپنی معیشت کماتے ہوئے بھی وہ یاد الہی سے غافل نہیں۔ آسمان و زمین کی پیدائش پر غور و فکر میں کہتے ہیں :

ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔

ترجمہ :۔ اے رب ہمارے یہ عبث نہیں بنایا تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اس آیت مبارک کی جیتی جاگتی تفسیر تھی۔

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ (مسلم)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر لمحہ اللہ تعالی کی یاد میں مہمک رہتے تھے۔

(مقام ذکر) کی چند احادیث ذکر کرتا ہوں اور اس طرح حدیث میں ہے۔

عن معاذ بن جبل قال ما عمل العبد عملا انجی لہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ (رواہ مالک و الترمذی و ابن ماجہ)

ترجمہ :۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے بندہ جو عمل کرتا ہے۔ (اس میں ذکر الہی سے بہتر اور عذاب الہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں ہے۔

عن عبد اللہ بن عمر عن النبی ﷺ انہ کان یقول لکل شئی ء صقالۃ و صقالۃ القلوب ذکر اللہ و ما من شئی . . . الخ

ترجمہ :۔ حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی خدا کا ذکر ہے۔

دوسرے اعمال کے مقابلے میں ذکر اللہ کی فضیلت

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم و ازکھا عند ملیککم و ارفعھا فی درجاتکم و خیر لکم من انفاق الذھب و الورق و خیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم و یضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ۔

(رواہ مالک و احمد و الترمذی و ابن ماجہ)

ترجمہ :۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا نہ

آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اور بہتر ہیں تمہارے لئے اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو' صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ ' آپؐ نے فرمایا وہ خدا کا ذکر ہے۔

عن انس قال قال رسول الله ﷺ اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا و ما ریاض الجنة قال حلق الذکر۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم بہشت کے باغوں سے گزرو تو میوہ خوری کرو' صحابہ نے پوچھا جنت کے باغ کیا ہیں ؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا ذکر الٰہی کے حلقے

بہترین مال ذکر' شاکر دل اور مومن بیوی ہے

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "والذین یکنزون الذهب و الفضة (یعنی وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں) ہم اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ پس بعض اصحاب نے یہ کہا کہ یہ آیت صرف سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کاش ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے (یعنی سونے اور چاندی کے سوا جن کا حکم اس آیت سے معلوم ہو گیا ہے) تو ہم اسی کو جمع کریں۔ آنحضرتؐ نے یہ سنا تو فرمایا :

فقال افضله لسان ذاکر و قلب شاکر و زوجه مومنة تعینه علی ایمانه۔

ترجمہ :۔ بہترین مال خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور خدا کا شکر کرنے والا دل ہے اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کے دین و ایمان کی مدد گار ہے۔

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

مسلم شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی ڈھونڈتی رہتی ہے یہ جماعت ذکر الٰہی کی مجلسوں کو پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے تو بیٹھ جاتے ہیں یہ فرشتے بھی اس مجلس میں اور گھیر لیتے ہیں بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے۔ یہاں تک وہ بھرتی جاتی ساری فضا جو آسمان اور مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے پھر جب منتشر ہو جاتی ہے ذکر الٰہی کرنے والوں کی یہ مجلس' تو چڑھ جاتے ہیں یہ فرشتے آسمان پر اور پہنچتے ہیں (ساتویں) آسمان تک پس پوچھتا ہے ان سے خداوند تعالیٰ حالانکہ خدا ان سے بہتر جانتا ہے ذکر کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ تم کہاں سے آ رہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آ رہے ہیں جو زمین میں ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور یاد کرتے ہیں تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار نہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا پھر فرشتے کہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں وہ تجھ سے' اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میرے ذریعے پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں وہ تیری آگ سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ میری دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا حال کیا ہوتا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور میں نے ان کو بخشش سے نوازا اور وہ چیز بھی دی جو انہوں نے مانگی (یعنی جنت) اور اس چیز سے پناہ دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی (یعنی دوزخ سے) فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا جو بڑا گنہگار ہے وہ کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں ان لوگوں

باقی صہ ۲۱ پر